125848 - منگیتر میں عیوب کا انکشاف ہونے پر منگنی فسخ کے لیے استخارہ کیا لیکن اس میں آسانی نہ ہو سکی

سوال

کچھ عرصہ قبل میری منگنی ہوئی ہے، میں نے اپنے منگیتر میں کچھ ایسے عیب پائے ہیں جن کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، میں محسوس کرتی ہوں کہ وہ میرے لیے مناسب نہیں اس پر مستزاد یہ کہ وہ اللہ کی اطاعت میں میرا معاون بھی نہیں بنتا باوجود اس کے کہ میں نے منگنی فسخ کے لیے استخارہ بھی کیا لیکن فسخ مشکل ہوتا جا رہا ہے برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟
اگر میں منگنی توڑتی ہوں تو کیا گنہگار ٹھرونگی کہ اللہ نے میرے لیے اسے اختیار کیا لیکن میں اسے اختیار نہیں کر رہی، یا کہ میں اپنی عقل کو چھوڑ دوں اور اللہ کی اطاعت کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آپ کے سامنے اپنے منگیتر کے ایسے عیوب واضح ہوتے ہیں جن کی آپ متحمل نہیں ہو سکتی اور انہیں برداشت کرنا مشکل ہے تو پھر آپ کے لیے منگنی توڑنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ منگنی توڑنا شادی کرنے سے بہتر ہوگا، کیونکہ احتمال ہے کہ شادی کے بعد اختلافات پیدا ہوں اور پھر معاملہ طلاق تك جا پہنچے.

جب آپ نے منگنی توڑنے کا ارادہ اور عزم کر لیا تو پھر آپ اللہ سے استخارہ کریں، اور پھر اپنے ولی کو بتا دیں تا کہ منگیتر سے معذرت کر لی جائے، تو اس طرح آپ کی منگنی ختم ہو جائیگی.

استخارہ عقل زائل اور ختم کرنے کے لیے نہیں، یا پھر انسان کو احاطہ میں لیے ہوئے مادی امور میں نظر دوڑانے کےلیے نہیں ہے، بلکہ یہ استخارہ تو اسے مکمل کرنے کے لیے ہے، کیونکہ بعض اوقات انسان کسی معاملہ اور کام میں متردد ہوتا ہے جس میں خیر و شر اور مصلحت فساد دونوں پائے جاتے ہیں، یا پھر اس کے انجام سے انسان جاہل ہوتا ہے، اس لیے وہ اللہ سبحانہ و تعالی سے خیر و بھلائی کا طالب ہو کر استخارہ کرتا ہے کیونکہ خیر کا علم تو اللہ سبحانہ و تعالی کے پاس ہی ہے.

آپ کو لگتا ہے کہ منگیتر میں کوئی عیب نہیں، لیکن اللہ تعالی کو علم ہے کہ وہ آپ کے لیے مناسب نہیں، بلکہ منگیتر میں عیوب ہیں اور آپ اس سے جاہل ہیں، یا پھر آپ اس کے مناسب نہیں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ منگیتر میں عیب ہوں حالانکہ اللہ کو علم ہے کہ وہ آپ کے لیے مناسب ہے، اور اس میں موجود عیب ختم ہو جائیں گے، یا پھر یہ حقیقت میں وہ عیب نہیں یا پھر یہ اس کی بیوی کو مناسب نہیں، اس کے علاوہ کئی ایك غیبی امور ہو سکتے ہیں جن کا علم صرف اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کسی کو نہیں.

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اللہ کی توفیق کے بغیر بندہ کامیاب ہی نہیں ہو سکتا، اور اگر اللہ تعالی نے اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا ہوتا تو وہ ضائع ہو جاتا اور نقصان اٹھا کر پریشان رہتا.

جب آپ کسی چیز کے متعلق استخارہ کریں تو پھر اس کام کو کر گزریں، اگر وہ چیز آپ کے لیے بہتر ہوگی تو اللہ سبحانہ و تعالی اس میں آپ کے لیے آسانی پیدا کردیگا، اور اگر آپ کے لیے بہتر نہیں بلکہ بری ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے آپ سے دور کر دیگا، یا آپ کو اس سے دور کر دیگا.

آپ کے مسئلہ میں اس کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ:

جب آپ کو اپنے منگیتر میں کچھ عیوب نظر آئے تو آپ نے اس سے منگنی ختم کرنے کے لیے اللہ تعالی سے استخارہ کیا تو آپ اس کو کریں اور اس کے متعلق اپنے گھر والوں اور ولی سے بات کریں یا پھر اس سے جو آپ کے منگیتر کو منگنی ختم کرنے کا پیغام دے، اگر تو معاملہ ختم ہو جائے اور آسانی پیدا ہو تو ان شاء اللہ اس میں بہتری اور خیر ہے.

لیکن اگر منگنی ختم ہونے میں مشکل پیش آئے اور ختم نہ ہو تو پھر اب میں آپ کے لیے خیر نہیں ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ کے علم میں آپ کی اس سے شادی کرنا بہتر اور اچھا ہو یا پھر کچھ عرصہ تك منگنی رہنا آپ کے لیے بہتر ہو.

وقفہ وقفہ سے استخارہ کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن یہاں ہم کچھ امور پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں:

اول:

کسی حرام یا مکروہ یا واجب کام میں استخارہ نہیں ہوتا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کسی واجب کو سرانجام دینے کے وقت میں آدمی متردد ہو تو پھر ہو سکتا ہے، اس بنا پر اگر ظن غالب ہو کہ منگیتر تارك نماز ہے، یا پھر مثلا وہ فحاشی کے کام سرانجام دیتا ہے، تو اس رشتہ سے انکار کرنا واجب ہے، اس صورت میں استخارہ کرنا مشروع نہیں ہوگا.

دوم:

آسانی اور مشکل ہونے کا مسئلہ اس طرح ہے کہ: ہو سکتا ہے کچھ شك اور وسوسہ سا پیدا ہو جائے، ہو سکتا ہے

لڑکی کا ولی منگیتر کو منگنی ختم کرنے کی خبر دینے کے لیے رابطہ کرے لیکن اسے منگیتر نہ ملے تو یہ کہا جائے کہ اس میں مشکل پیدا ہو گئی ہے، ایسا نہیں بلکہ دوبارہ پھر رابطہ اور ٹیلی فون کرنا چاہیے، یا پھر کسی شخص کو پیغام دے کر بھیج دیا جائے.

سوم:

اگر انسان نے استخارہ کے مقتضی کے خلاف کیا تو وہ گنہگار نہیں ہوگا، لیکن ہو سکتا ہے اس سے بہت ساری خیر و بھلائی چھن جائے اور دور ہو جائے، اور پھر وہ اسے ترک کرنے پر نادم ہوتا پھرے، یا پھر اللہ نے جو کام اس کے لیے آسان نہیں کیا اس کے اقدام پر اسے کوئی نقصان اور ضرر پہنچے.

کمال ایمان اور توکل یہی ہے کہ بندہ معاملے کو اللہ کے سپرد کر دے، اور اللہ نے جو اختیار کیا ہے اس پر راضی ہو، اور استخارہ کرنے کے بعد کام کر گزرے، اور وسوسہ میں مت پڑے.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (11981) اور (5882) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے جہاں بھی خیر و بھلائی ہو اس میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم .